جماع ہے تو عورت اس پر حرام نہ ہوئی لان الاقرار حجۃ قاصرۃ لاتتعد والمقر (کیونکہ اقرار کمزور دلیل ہے اس لیے مقر کا غیر اس سے متاثر نہیں ہوتا۔ ت) پھر جن صورتوں میں عورت اس پر حرام مانی جائے گی ہمیشہ کے لیے حرام ہوگی، کسی طرح ان باپ بیٹوں کے لیے حلال نہیں ہوسکتی، مگر ہنوز طلاق نہ ہوئی، عمرو پر فرض ہوگا کہ اُسے چھوڑ دے اور اس کے چھوڑنے کے بعد عورت پر عدت لازم ہوگی، بعد عدت کسی تیسرے سے نکاح کرسکے گی۔ درمختار میں ہے:

وبحرمۃ المصاھرۃ لایرتفع النکاح حتی لایحل لہا التزوج باٰخر الا بعد المتارکۃ وانقضاء العدۃ[1]۔

حرمتِ مصاہرہ نکاح کو ختم نہیں کرتی حتی کہ دوسرے شخص سے نکاح، متارکہ اور اس کے بعد عدت گزرجانے کے بغیر جائز نہیں۔ (ت)

اگر بصورتِ حرمت عمرو عورت کو رکھے تو مسلمان اس سے میل جول چھوڑدیں مگر جرمانہ لینا حرام ہے اور اُسے مسجد میں صرف کرنا اور دیوبندیوں سے فتوٰی پوچھنا حرام اور ان کے فتوٰی پر عمل کرنا حرام اور انہیں مولٰنا یا نور اللہ مرقدہ کہنا حرام۔ تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے شانِ الوہیت وشانِ رسالت میں ان کی سخت گستاخیوں کے سبب ان کی تکفیر پر اتفاق کیا اور حسام الحرمین میں فرمایا: من شك فی عذابہ وکفرہ فقد کفر[2] یعنی جو اُن کے اقوالِ ملعونہ پر مطلع ہوکر ان کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر۔ والعیاذ باللہ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۹۸ تا ۳۰۰: مسئولہ مولانا مولوی احمد مختار صاحب میرٹھی مورخہ ۸ شعبان المعظم ۱۳۳۸ھ

(۱) ماقولکم ایھا العلماء الکرام (اے علماءِ کرام! آپ کا کیا ارشاد ہے۔ ت) مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد، مہدی، مسیح موعود اور پیغمبر صاحبِ وحی والہام ماننے والے مسلم ہیں یا خارج از اسلام اور مرتد۔

(۲) بہ شکل ثانی اُس کا نکاح کسی مسلمہ یا غیر مسلمہ یا ان کی ہم عقیدہ عورت سے شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(۳) بصورتِ ثانیہ جس عورت کا نکاح ان لوگوں کے ساتھ منعقد کیا گیا ہے اُن عورات کو اختیار حاصل ہے کہ بغیر طلاق لیے اور بلاعدت کسی مردِ مسلم سے نکاح کرلیں۔ بینوا اٰجرکم اللہ تعالٰی

الجواب

(۱) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو

---

[1] درمختار باب فی المحرمات مجتبائی دہلی ۱/۱۸۸

[2] حسام الحرمین مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور ص ۱۳